بخدا پنجۂ شہبازِ قضا ہے عباسؑ

بخدا پنجۂ شہبازِ قضا ہے عباسؑ
جوہرِ آئینۂ مہر و وفا ہے عباسؑ
قوتِ بازوئے شاہِ شہدا ہے عباسؑ
یعنی شیرِ پسر شیرِ خدا ہے عباسؑ

پرتوِ نور ہے یہ غالب ہر غالب کا
نقشِ ثانی ہے علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا

گلِ ریحانِ علیؑ بوئے گلستانِ علیؑ
مہ تابانِ علیؑ مہر درخشانِ علیؑ
سرو بستانِ علیؑ شمع شبستانِ علیؑ
جوہرِ مدرسۂ فکر و دبستانِ علیؑ

اس مجاہد کو شجاعِ ازلی کہتے ہیں
زورِ بازوئے حسینؑ ابن علیؑ کہتے ہیں

www.emarsiya.com

وصفِ عباسؑ کا آغاز بہت مشکل ہے
مدح میں دعویِٰ اعجاز بہت مشکل ہے
میں ہوں اس فن میں سرافراز، بہت مشکل ہے
عرش تک ہو مری پرواز، بہت مشکل ہے

ہاں یہ ممکن ہے کچھ اوصاف رقم ہو جائیں
گر اسی دُھن میں مرے ہاتھ قلم ہو جائیں

ڈگمگاتے ہیں یہاں پاؤں، قدم رکتے ہیں
یہ وہ منزل ہے جہاں اہلِ قلم رکتے ہیں
دل میں طوفانِ عقیدت ہو تو کم رکتے ہیں
رک بھی جاتے ہیں تو بادیدۂ نم رکتے ہیں

نطق سکتے میں ہے قرطاس و قلم عاری ہیں
ہاتفِ غیب کے فرمان مگر جاری ہیں

www.emarsiya.com

گنگ ہے میری زباں، لرزہ براندام ہوں میں
اب بھی اک عمر پہ لب خشک تہی جام ہوں میں
پردۂ ساز میں سوزِ طلبِ خام ہوں میں
لیکن اس پر بھی فلک سیر، فلک گام ہوں میں

پسرِ ساقیٔ کوثر کا بھکاری ہوں میں
آج بھی وسعتِ کونین پہ بھاری ہوں میں

کوزۂ شوق میں دریائے معانی بھر دے
کسیۂ بے ہنراں، حیدرِؑ ثانی بھر دے
طبع کم فکر میں کوثر کی روانی بھر دے
دل میں سوز تپشِ مرثیہ خوانی بھر دے

مشکلیں مجھ سے کم آگاہ کی آساں کر دے
مورِ بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماں کر دے

www.emarsiya.com

تو ہے آئینۂ اخلاص و چمن رازِ وفا
تو ہے قندیلِ فلک، مطلع انوارِ وفا
ماہ دو ہفتۂ دیں، طالعِ بیدارِ وفا
پیکرِ فکر و عمل نقطۂ پرکارِ وفا

مخزنِ صدق و صفا بحرِ کرم کہتے ہیں
اہلِ ایماں تجھے سقّائے حرم کہتے ہیں

تو ادب گاہِ شہیدانِ وفا ہے مولا
محور و منزلِ تسلیم و رضا ہے مولا
تو ہی اخلاص و اطاعت کی بنا ہے مولا
میں سمجھتا ہوں تو ہی عقدہ کشا ہے مولا

ترے فیضان محبت کی کہانی لکھوں
تو جو دے حکم تو میں مطلعِ ثانی لکھوں

www.emarsiya.com

مطلع ثانی

سوئے مقتل پسر حیدرؑ کرّار چلا
گلشنِ مرتضویؑ کا گلِ بے خار چلا
گنجِ اخلاص و وفا کا دُرِ شہوار چلا
غل ہُوا فوجِ حسینیؑ کا علمدار چلا

کوس الفتح بجاتا ہوا عبّاسؑ آیا
بے خطر رخش اُڑاتا ہُوا عبّاسؑ آیا

آن کی آن میں لشکر کے برابر پہنچا
تیغِ ہندی کے دکھاتا ہُوا جوہر پہنچا
رن میں یوں بحرِ شجاعت کا شناور پہنچا
مشک لے کر پسرِ ساقیِ کوثر پہنچا

خوف سے لرزہ براندام تھے فوجوں کے پرے
شام کے جتنے کماندار تھے بے موت مرے

www.emarsiya.com

یوں رجز خواں ہوا حیدرؑ کا جگر بند ہوں میں
یعنی جبرئیلؑ کے استاد کا فرزند ہوں میں
غضبِ شیرِ خدا قہرِ خداوند ہوں میں
اپنے آقا کی غلامی پہ رضامند ہوں میں

روشنی جس سے فروزاں ہے وہ مینار ہوں میں
حق کا پیغام ہوں اللہ کی تلوار ہوں میں

خیبرِ کفر اُدھر حیدر کرّار اِدھر
ظلمتِ شام اُدھر صبح کے آثار اِدھر
ہے اُدھر شمر تو عبّاس وفادار اِدھر
دشمن دین اُدھر دین کا غم خوار اِدھر

آئے اور ذائقۂ زورِ جوانی چکھّے
جس کو چکھنا ہو مری تیغ کا پانی چکھّے

www.emarsiya.com

آؤ دردر روز کے پیاسے کی لڑائی دیکھو
کاٹ تلوار کی نیزے کی صفائی دیکھو
میرے سینے میں ہیں اسرار خدائی دیکھو
اپنی بھی لاف زنی ہرزہ سرائی دیکھو

منکرو! تاجِ ولایت کا گہر آیا ہے
قاتل مرحب و عنتر کا پسر آیا ہے

دیکھو نیزے کو گھماتا ہوں میں کس شان کے ساتھ
دیکھو لشکر میں در آتا ہوں میں کس شان کے ساتھ
سور ماؤں کو بھگاتا ہوں میں کس شان کے ساتھ
تم کو نیزے پہ اٹھاتا ہوں میں کس شان کے ساتھ

تم میں یہ تاب و تواں ہے نہ توانائی ہے
نیزہ بازی میں مجھے دعویٰ یکتائی ہے

www.emarsiya.com

دفعتاً پھر یہ کہا اسپِ وفادار سے چل
کُھل گئے نامِ خدا اب تری تقدیر کے بَل
دے کے ٹاپوں کے تلے بھاگتی فوجوں کو مسل
ہیں اُدھر کوفے کے دستے تو اِدھر شام کے دل

اسپِ تازی نے کہا راج ہمارا ہوگا
قبضہ دریا پہ حضورؑ آج ہمارا ہوگا

بولا غازی کہ نکل نرغۂ اعدا سے نکل
ایک ہی جست میں اس ریت کے دریا سے نکل
نصرتِ دین میں الحاد کی دنیا سے نکل
چل ترائی کی طرف منزلِ صحرا سے نکل

آنکھ جھپکی تھی کہ گھوڑا لبِ دریا پہنچا
گھاٹ پر لختِ دلِ فاطمہؑ زہرا پہنچا

www.emarsiya.com

غُل ہُوا ساحلِ بحرین پہ موسیٰ ارا
یا سَرِ جوئے رواں عرشِ معلّیٰ اُترا
مِلک میں مادرِ حسنینؑ کی تارا اُترا
دشمنِ سرکش و غدّار کا چہرا اُترا

ہنہناتا ہوا اُترا جو فرس پانی میں
ڈوبا اسوار کا ہر تارِ نفس پانی میں

مطلع ثالث

اترا پانی میں جونہی نیّر تابان علیؑ
جگر اُمِّ بنین و گل ریحانِ علیؑ
قہر تھا دبدبۂ شیر نیستانِ علیؑ
صدفِ بحرِ نبی لعلِ بدخشانِ علیؑ

گھاٹ کو جیت لیا حیدرِ صفدرؑ کی طرح
قبضہ دریا پہ کیا فاتحِ خیبر کی طرح

www.emarsiya.com

راویٔ صادق الاخبار یہ دیتا ہے خبر
جھک کے عباسؑ نے پانی کو لیا ہاتھوں پر
دفعتاً گھوڑے کو تھوڑا سا دلاسہ دے کر
کہا غازیؑ نے کہ اے میرے رفیق و یاور

میرا پینا تو مناسب نہیں پر تو پی لے
میں پیوں یا نہ پیوں آج مگر تو پی لے

سن کے اسوار کی گفتار پکارا یہ سمند
اے مرے مالک و مختار تمہاری سوگند
میں تمہاری ہی طرح آج ہوں پیاسا ہر چند
فطرتاً ہوں مگر آئینِ وفا کا پابند

پہلے اصغرؑ تو پیئے پہلے سکینہؑ تو پیئے
دودمانِ خلفِ شاہِ مدینہ تو پیئے

www.emarsiya.com

تھا نگاہوں میں اجڑتا ہوا زہرا کا چمن
بیوفائی سے نہ کیوں اپنا بچاتا دامن
گرچہ تھا خستہ دل و مضطرب و سوختہ تن
پھر بھی کچھ سوچ کے حیواں نے اٹھائی گردن

رشتہ آسودگیٔ دہر سے یوں توڑ لیا
بہتے دریا سے وفادار نے منہ موڑ لیا

ظلمت شام کی تھی چار طرف جلوہ گری
تھا نگاہوں سے نہاں رنگِ جمالِ سحری
اسپِ تازی تھا نمائندۂ عباسِؑ جری
دیکھا عزم اس کا تو غازی نے وہیں مشک بھری

مشک بھر کر اسدؑ اللہ کا جانی نکلا
ہو کے سیرابِ وفا، حیدرؑ ثانی نکلا

www.emarsiya.com

چڑھ کے ٹیلے پہ مجاہد نے علم کی تلوار
پست ہونے نہ دیا اپنی وفا کا معیار
ایک آندھی تھی کہ عبّاسؑ علیؑ کی یلغار
اللہ اللہ پسرِ شیرِ خدا کی للکار

جو دلاور تھے وہ چکرا گئے، نامی بھاگے
دیکھتے دیکھتے سب کوفی و شامی بھاگے

کوندتے دیکھی جونہی رن میں علیؑ کی تلوار
بڑھ کے ابلیس کی اولاد نے لی راہِ فرار
تیغِ عبّاس کی ضربت تھی کہ اللہ کی مار
لشکر شام تھا طوفانِ حوادث کا شکار

بھاگتے وقت فرارِ اب وجد یاد رہا
یعنی وہ مرحلۂ جنگِ اُحد یاد رہا

www.emarsiya.com

اور دکھلائی دیا راہ میں اک جمِ غفیر
بولا غازی کہ سن اے قادر و قیّوم و قدیر
کر چکا خود کو ترے نام پہ فدیہ یہ حقیر
ہے مرے پاؤں میں اخلاص و وفا کی زنجیر

مرے مولا کا یہ ہے حکم کہ سقّائی کر
دین کی خشک زمیں پر چمن آرائی کر

اتنا مشکل تو نہیں ہے میرے مقصد کا حصول
سعی مشکور ہے وہ جس کو کیا تو نے قبول
تری تائید جو ہو ساتھ تو کانٹا بھی ہے پھول
میری کوشش ہے کہ سرسبز رہے کشتِ بتولؑ

بالمقابل ہیں مرے گرچہ ہزاروں ناری
تو نے چاہا تو رہے گا مرا پلّہ بھاری

www.emarsiya.com

ہائے سفّاکی و بیگانگیٔ چرخِ کہن
چھپ کے بیٹھا تھا وہیں ایک کمینہ دشمن
ناگ کی طرح لرزتا تھا اُٹھائے ہوئے پھن
ہاشمی چاند کو دیکھا تو اُٹھائی گردن

بازوئے راست پہ عبّاسؑ کے اک وار کیا
خود کو دوزخ کے لئے موذی نے تیار کیا

کٹ گیا ہاتھ تو عباسؑ پکارا اے دل
مجھ کو تسلیم کہ اب آ گئی تیری منزل
اب بھی ممکن نہیں ہو راہ میں کوئی حائل
حل کرے گا پسرِ شیرؑ خدا یہ مشکل

جوہرِ تیغِ علیؑ ، ابروئے عباسؑ میں ہے
اب بھی اتنی ہی سکت بازوئے عباسؑ میں ہے

www.emarsiya.com

دست چپ سے ہوا عبّاسِ علی شعلہ فشاں
جانے تلوار تھی کوندہ تھی کہ تھی برقِ طپاں
سب مثالِ شجر بید تھے لرزاں لرزاں
یک بیک ٹوٹ گیا رشتۂ جسم و دل و جاں

رک سکا کوئی نہ سامانِ اجل کے آگے
سرنگوں فوج تھی فرمانِ اجل کے آگے

اب بھی اک ہاتھ میں تلوار تھی اور فوج شقی
دمبدم لب پہ یہ نعرہ تھا اغثنی ربّی
اور جب دوسرے بازو پہ بھی تلوار لگی
پھر تو ہر لحظہ رہا وردِ زباں نادِ علیؑ

مشک جب شہؑ نے سنبھالی، علمِ پاک گرا
کس جگہ آ کے نشانِ شہؑ لولاک گرا

www.emarsiya.com

پسرِ حیدرؑ کرار تھا اب نرغے میں
ثانیِ جعفرؑ طیار تھا اب نرغے میں
دین کی دولتِ بیدار تھا اب نرغے میں
لشکرِ حق کا علمدار تھا اب نرغے میں

یوں نہتّے پہ ہر اک سمت سے یلغار ہوئی
تیغ کے وار ہوئے نیزوں کی بوچھار ہوئی

فرقِ عبّاسؑ پہ اب گُرز کا اک وار ہوا
آنکھ زخمی ہوئی، مضروب دل زار ہوا
کُھل گئی مشک تو شرمندہ علمدار ہوا
سب جہاں دیدہ اقدس میں دھواں دار ہوا

عَرَقِ شرم مجاہد کی جبیں پر آیا
سر کے بل مومنو اسوار زمیں پر آیا

www.emarsiya.com

تب یہ نعرہ تھا مسیحائے زماں ادرکنی
وارثِ خستہ دلاں، غمزدگاں ادرکنی
مونس و چارہ گر دردِ نہاں ادرکنی
مرشد و راہبرِ تشنہ لباں ادرکنی

آپ کی نزع کے عالم میں زیارت ہو گی
دمِ آخر یہی تسکین کی صورت ہوگی

سرورِ کون و مکاں شاہِ ولایت مددے
وارثِ مملکت و تختِ خلافت مددے
مددے خمسۂ انوارِ نبوّت مددے
مددے روشنئ نورِ امامت مددے

سورۂ دہر خدارا پئے تسکین پڑھیں
یا سرہانے مرے مزّمل و یٰسین پڑھیں

www.emarsiya.com

جب سنی بھائی کی آواز رہی دل کو نہ تا
اڑ کے پہنچے صفِ جنگاہ میں مانند عقاب
بھائی کو بھائی نے دیکھا بھی تو باحالتِ خواب
چادرِ خون کی تھی چہرہ اقدس پہ نقاب

بڑھ کے مولا نے کہا دین پہ احسان کیا
بھائی قربان کئے خود کو بھی قربان کیا

بولا عباسؑ کہ مولا مرے آداب قبول
میں ہوں شرمندہ کہ پانی نہ ہوا مجھ سے حصول
بولے شبیرؑ کہ خوشنود ہوئے تجھ سے رسولؐ
تو نے خود وضع کئے اپنی شہادت کے اصول

کہا عباسؑ نے مولا مجھے رخصت کیجئے
اور منظور خدارا مری خدمت کیجئے

www.emarsiya.com

بولے شبیرؑ حرم تیرے لئے ہیں بیتاب
تجھ کو ملنا ہے سکینہ سے علی کے مہتاب
تجھ کو کندھوں پہ اٹھا کر کروں طے راہ ثواب
تو ہے خاموش سنوں میں بھی تو کچھ تیرا جواب

بولا عباس کہ سن لیجے وصیت میری
آپ خیمے نہ لے جایئے میت میری

دفعتاً بند ہوئی چشم و زبانِ عباسؑ
یک بیک قطع ہوئی عمرِ روانِ عباسؑ
آگے کس منہ سے رقم کیجیے بیانِ عباسؑ
شہ دیں آپ ہوئے مرثیہ خوانِ عباسؑ

ایک غل تھا پسر حیدرِؑ کرار اٹھا
فوج اسلام کا دنیا سے علمدار اٹھا

www.emarsiya.com

جیت کر منزلِ عرفان بہ اسلوب جلی
چلا با جانبِ فردوسِ بریں حق کا ولی
ہے یہ فرمانِ علیؑ ابنِ حسینؑ ابن علیؑ
پائی عمّو نے حیاتِ ابدی و ازلی

صورت جعفرؑ طیّار سرافراز ہوئے
جو کٹے تھے وہی بازو پرِ پرواز ہوئے

اب بھی عباسِؑ علیؑ زندہ و پائندہ ہیں
حلِ حاجات میں بابا کے نمائندہ ہیں
مثلِ خورشیدِ فلک آج بھی تابندہ ہیں
منکشف آپ پہ سب ماضی و آئندہ ہیں

یہ نوائے ابدی ہیں یہ صدائے ازلی
یہ ولی ابن ولی ہیں یہ علیؑ ابن علیؑ

www.emarsiya.com

اے نظامی ترے اشعار ہیں غم کی تمہید
دے گا عبّاسؑ کا بھائی تجھے جنت کی نوید
کفر سے دُور رہے گی تری اولادِ سعید
خلفِ شیرِ خدا سے نہ کبھی ہو نومید

مشک موجود ہے غازیؑ کا علم باقی ہے
آج بھی آلِ محمدؐ کا بھرم باقی ہے

---

www.emarsiya.com